



سوال

(54) قبرستان کے ساتھ خالی جگہ پر مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عام قبرستانوں میں مسجد بنانے اور نیچے جو نقشہ قبرستان کا ہے، اس خالی جگہ مسجد بنانی حدیث و شرع کی کتابوں میں جائز ہے یا نہیں؟ (السائل: میرا سماعیل بخاری۔ چھاوئی بنگلور، قاضی محلہ (5/ رجب المرجب 1311ھ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا یا قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ [1]

اسی طرح قبر کی طرف نماز پڑھنا یعنی نمازی کے آگے قبر ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہ بھی جائز نہیں ہے۔ [2] اسی طرح قبرستان میں نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ [3]

نقشہ قبرستان مندرجہ استفتاء میں جو خالی جگہ ہے، جس میں قبر نہیں ہے، اس جگہ مسجد بنانے کی ناجوازی حدیث شریف میں ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ جب وہ جگہ قبر سے خالی ہے اور قبروں سے علیحدہ واقع ہوئی ہے تو اس جگہ مسجد بنانے پر نہ یہ صادق آیا کہ قبر کو مسجد بنایا اور نہ یہ صادق آیا کہ قبر پر مسجد بنائی اور نہ اس جگہ مسجد بنا کر اس میں نماز پڑھنے پر یہ صادق آیا کہ قبر کی طرف نماز پڑھی اور نہ یہ صادق آیا کہ قبرستان میں نماز پڑھی، کیونکہ وہ جگہ قبرستان سے علیحدہ واقع ہوئی ہے، بہر کیف اس جگہ مسجد بنانے کی ناجوازی حدیث شریف سے ثابت نہیں ہوتی۔ الفاظ حدیث کے یہ ہیں:

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن اللہ الیہود والنصارى اشترؤا قبور انبیاءہم مساجد (متفق علیہ) [4]

”عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انھوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“

”سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت بنحس و یقول: ((ألا وإن من کان قبلکم کانوا یشترؤن قبور انبیاءہم وصاحبہم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنہاکم عن ذلک)) (رواہ مسلم) [5]

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سن لو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہ السلام اور اپنے صالح افراد کی قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“

"عن ابن عباس قال: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زارات القبور والمخدرات علیہا المساجد والسرج" (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی مشکوٰۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلاة) [6]

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔"

وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (مسلم شریف: 1/412)

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔"

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعة مواطن فی المزیلة والحجرة والمقبرة الحدیث" (مشکوٰۃ شریف باب مذکور ص: 71) [7]

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، ذبح خانہ قبرستان۔۔۔ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا"

فتح القدیر (1/178) میں ہے:

"یکرہ ان یکون قبلۃ المسجدی حمام او مخرج او قبر فان کان ینہ وین ہذہ حائل حائل لایکرہ" [8]

"مسجد کے قبلے کا غسل خانے یا گزرگاہ یا قبر کی طرف ہونا مکروہ ہے لیکن اگر ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو تو پھر مکروہ نہیں۔"

شامی (945/1) مطبوعہ مصر میں ہے:

"نکرہ الصلاة علیہ (ای علی القبر) لورود النبی عن ذلک... [9]

قبر پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیوں کہ اس کے متعلق ممانعت مروی ہے۔

نیز شامی (1/394) میں ہے:

"ولا یاس بالصلاة فیہا (ای فی المقبرة) اذا کان فیہا موضع احد للصلاة ولیس فیہ قبر ولا نجاسة" [10]

"قبرستان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس میں نماز کے لیے کوئی ایسی جگہ تیار کی گئی ہو جس میں قبر اور نجاست نہ ہو۔"

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (425) صحیح مسلم رقم الحدیث (531)

[2] - صحیح مسلم رقم الحدیث (972)



[3]- سنن ابی داود رقم الحدیث (492) نیز دیکھیں ارواء الغلیل (320/1)

[4]- صحیح البخاری رقم الحدیث (4443) صحیح مسلم رقم الحدیث (548)

[5]- صحیح مسلم رقم الحدیث (532)

[6]- سنن ابی داود رقم الحدیث (3236) سنن الترمذی رقم الحدیث (320) سنن النسائی رقم الحدیث (2045) مشکاة المصابیح (1/163) اس کی سند میں البصالح باذام راوی ضعیف ہے۔

[7]- سنن الترمذی رقم الحدیث (346) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (746) اس کی سند میں "زید بن جمیرہ" راوی متروک اور سخت ضعیف ہے۔

[8]- فتح القدير (418/1)

[9]- رد المحتار (265/2)

[10]- رد المحتار (410/1)

هذا ما عندي والتدأ علم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 116

محدث فتویٰ